بسم اللہ الرحمن الرحیم

عذاب الٰہی کے محرکات

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کتاب عذاب الٰہی کے محرکات کا مطالعہ کیا تو دل نے تسلیم کرلیا کہ جو پاکستانیوں پر زلزلہ کی صورت میں آفت آئی ہے جس سے لاکھوں افراد بے گھر ہوئے ہزاروں دنیا سے رخصت ہو گئے، تباہی پھیل گئی ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ قدرت کی طرف سے ہماری بداعمالیوں کی سزا ہے۔

غافل اور کوتاہ بین لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ یہ قدرتی آفات ہیں یہ آتی جاتی رہتی ہیں گویا ان کی نظر میں ہماری بداعمالیوں کا کوئی دخل نہیں ہے یہ تأثر سراسر غلط ہے۔ بلکہ یہ آفات بندوں کی بداعمالیوں غلط کاریوں اور گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں اس کی تائید ایک تازہ اخباری خبر سے بھی ہو رہی ہے چنانچہ روزنامہ ایکسپریس مورخہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء کی اشاعت میں اس عنوان سے خبر شائع ہوئی ہے۔

زلزلہ سے پیش امام کے بیٹے کا بھیانک خواب حقیقت بن گیا۔

بالاکوٹ میں زلزلہ سے جس جگہ زیادہ تباہی اور ہلاکتیں ہوئیں وہاں قدرت کے کرشمے سے مقامی مسجد کا پیش امام اپنے بیوی بچوں سمیت معجزانہ طور پر بچ گیا معصوم بچے کا خواب حقیقت میں بدل گیا۔ تفصیلات کے مطابق مالاکنڈ ایجنسی کی چالیس ۴۰ رکنی امدادی ٹیم بالاکوٹ کے مختلف علاقوں سے واپس پہنچ گئی ہے ٹیم میں شامل تحصیل کسان کونسلر بٹ خیلہ محمد ادریس باچہ، زاہد لال خاں سہیل، ایمل خان

اور تبلیغی کارکن دوست محمد باچہ نے بتایا کہ زلزلے سے بالاکوٹ مکمل طور پر تباہ ہو گیا پیش امام کے بیان کے مطابق میرے پانچ سالہ بیٹے جو سکول کے ملبے تلے زندہ دفن ہو چکا ہے نے زلزلہ کے بارے میں جمعہ کی رات خواب دیکھا کہ بالاکوٹ پل پر دو سفید باریش بزرگ لوگوں کی بداعمالیوں کا ذکر کرتے ہوئے کھڑے تھے جس میں سے ایک بزرگ نے دوسرے سے کہا کہ اس پہاڑ کو اٹھا کر دوسرے پہاڑ پر دے مارتے ہیں تو دوسرے بزرگ نے پہاڑوں کے ہلا دینے کی بات کی (یعنی اس نے کہا کہ پہاڑوں کو ہلا دیتے ہیں)

ٹیم کے مطابق یہ خواب مسجد کے پیش امام نے جمعے کے روز خطبہ میں لوگوں سے بیان کیا تھا۔تبلیغی کارکن دوست محمد نے بتایا کہ پیش امام سے ہم خود ملے تھے اور ان سے اس قدرت کا معجزہ دریافت کیا۔الخ (روزنامہ ایکسپریس 05-10-31)

اس خواب سے بھی روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ بداعمالیوں کی وجہ سے پہاڑوں کو ہلایا گیا ہے ۔کاش کہ پاکستانی معاشرہ جاگے ہوش کرے بداعمالیاں چھوڑ کر مسجدوں کو آباد کریں توبہ واستغفار کریں تاکہ اللہ تعالے کے قہر وغضب سے بچ جائیں۔

(حضرت مولانا) حافظ محمد شہباز غفرلہٗ

سابق خطیب جامع مسجد گلشن رحمت فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبیہ و رسولہ وحبیبہ سید العالمین وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین. امابعد!

مورخہ 8، اکتوبر 2005ء بروز ہفتہ صبح تقریباً پونے نو بجے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے جو کہ چند منٹ کے بعد ختم ہو گئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں بہت زیادہ تباہی آئی۔ مظفر آباد، بالاکوٹ، مانسہرہ، اسلام آباد میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ زلزلہ کی زد میں آکر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کئی شہر، کئی گاؤں نیست و نابود ہو گئے اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پچیس لاکھ افراد بے گھر ہو گئے جس سے پتہ چلا کہ یہ ایک عذاب تھا جس کی تباہی دن بدن بڑھ رہی ہے۔

الامان الحفیظ

جن دنوں لڑکیوں کو نیکریں پہنا کر رانیں ننگی کر کے دوڑایا جارہا تھا ایک صاحب دل کے تاثرات تھے کہ اللہ تعالے خیر کرے سونامی کے بعد پاکستان کی باری نہ آجائے وہی کچھ ہوا، اور پھر قرآن و حدیث سے

ناواقف لوگ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ یہ ناگہانی آفات ہیں یہ آتی رہتی ہیں گویا ان کے نظریہ میں بندوں کی بداعمالیوں کا کوئی دخل نہیں۔ مگر یہ ناگہانی حوادثات نہیں بلکہ یہ خالق کائنات جل شانہ' کی طرف سے عذاب ہے جو کہ لوگوں کی بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے آتا ہے پڑھیں اور اندازہ کریں۔

اقول و باللہ التوفیق

عذاب الٰہی کے محرکات کیا ہیں؟

یہ عذاب کیوں آتے ہیں؟

اللہ تعالے کے پاک اور سچے کلام قرآن مجید فرقان حمید کے مطالعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ قوموں کی غلط روش اور بداعمالیوں کی وجہ سے عذب الٰہی آتا ہے اور نافرمان قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالے کے احکام کی نافرمانی کی اور سیدنا نوح علیہ السلام نے ان کو سمجھانے اور راہ راست پر لانے کی سرتوڑ کوشش کی مگر وہ نافرمان قوم راہ راست پر نہ آئی، تو آخر کار اللہ تعالے کا

ناواقف لوگ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ یہ ناگہانی آفات ہیں یہ آتی رہتی ہیں گویا ان کے نظریہ میں بندوں کی بداعمالیوں کا کوئی دخل نہیں۔مگر یہ ناگہانی حوادثات نہیں بلکہ یہ خالق کائنات جل شانہ' کی طرف سے عذاب ہے جو کہ لوگوں کی بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے آتا ہے پڑھیں اور اندازہ کریں۔

اقول و باللہ التوفیق

عذاب الٰہی کے محرکات کیا ہیں؟

یہ عذاب کیوں آتے ہیں؟

اللہ تعالے کے پاک اور سچے کلام قرآن مجید فرقان حمید کے مطالعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ قوموں کی غلط روش اور بداعمالیوں کی وجہ سے عذب الٰہی آتا ہے اور نافرمان قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا کر نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔

سیدنا نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالے کے احکام کی نافرمانی کی اور سیدنا نوح علیہ السلام نے ان کو سمجھانے اور راہ راست پر لانے کی سر توڑ کوشش کی مگر وہ نافرمان قوم راہ راست پر نہ آئی ،تو آخر کار اللہ تعالے کا

عذاب پانی کی صورت میں نمودار ہوا تو ساری قوم ہی غرق کر کے ملیا میٹ کر دی گئی۔ پھر قوم عاد نے سرکشی کی اور اللہ تعالے کے حکموں کی نافرمانی کرتے رہے اللہ تعالے نے ان کی ہدایت کیلئے سیدنا ہود علیہ السلام کو بھیجا مگر وہ سرکش قوم بجائے راہ راست پر آنے کے سرکشی پر اتر آئی آخر کار ان کی تباہی کے لئے اللہ تعالے نے کالی گھٹا اور آندھی کا طوفان بھیجا اور پوری قوم نیست و نابود ہو گئی۔

زاں بعد قوم ثمود نے اللہ تعالے کے حکموں کی نافرمانی کی تو اللہ تعالے نے ان کی ہدایت کیلئے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا مگر قوم ثمود بجائے اس کے کہ وہ راہ راست پر آتی مزید نافرمانیوں پر کمر بستہ ہو گئی آخر کار اللہ تعالے نے فرشتے کو بھیجا اس نے ایک ہی چیخ ماری جس سے زلزلہ پیدا ہو گیا، فَاخذتھم الرجفة یعنی ان کو زلزلہ نے آلیا تو وہ ساری کی ساری قوم گھٹنوں کے بل گر کر مر گئی۔

پھر لوط علیہ السلام کی قوم نے احکام الٰہی کی نافرمانی کی وہ لوگ نوعمر لڑکوں کے ساتھ بدکاری کرتے تھے سیدنا لوط علیہ السلام کے سمجھانے، ہدایت کرنے کے باوجود برائی نہ چھوڑی تو اللہ تعالے نے ایک فرشتہ

بھیجا اس فرشتے نے پانچ شہروں کو (کیونکہ وہ پانچ شہروں میں آباد تھے) اوپر اٹھالیا اور اوپر جا کر الٹ دیا اور ان پر پتھر برسائے گئے جس سے وہ ساری قوم مر کر تباہ ہوگئی۔

زاں بعد فرعون کی قوم نے سرکشی کی نافرمانیوں پر کمر بستہ ہو گئے تو اللہ تعالے نے ان کی ہدایت کیلئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھیجا مگر فرعون اور اس کی قوم ہدایت سے دور ہی دور ہوتے گئے جب بات بڑھ گئی تو اللہ تعالے نے فرعون اور اس کی قوم کو دریا میں غرق کر دیا یہ ساری معذب قومیں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا: فکلا اخذنا بذنبه. یعنی ان ساری قوموں کو ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کیا۔

فمنهم من ارسلنا عليه حاصباو منهم من اخذته الصيحة و

منهم من خسفنا به الارض و منهم من إغرقنا وما كان الله

ليظلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون (سورۃ عنکبوت آیت ۴۰)

یعنی ان معذب قوموں میں سے کچھ وہ ہیں جن پر ہم نے پتھر برسائے

اور بعض ان میں سے وہ ہیں جن کو چیخ نے تباہ کر دیا اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ وہ ہیں جن کو ہم نے پانی میں غرق کیا، اور یہ جو ہم نے ان پر عذاب بھیجے ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ قومیں اپنی جانوں پر ظلم کرتی تھیں کہ وہ احکام الہیہ کی نافرمانی کرتی تھیں۔ میرے مسلمان بھائیو! غور کرو کہ اللہ تعالے واشگاف الفاظ میں فرما رہا ہے **فکلا اخذنا بذنبه** یعنی ساری کی ساری معذب قوموں کو ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کیا مگر شیطانی پروپیگنڈا یہ ہے کہ یہ قدرتی اور ناگہانی آفات ہیں یہ آتی جاتی رہتی ہیں گویا قوموں کی نافرمانیوں کا دخل ہی نہیں۔

(لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم)

بے شک یہ قدرتی آفات ہیں مگر معنی غلط لیا جاتا ہے۔ **کلمة حق ارید به الباطل** والا معاملہ ہے۔ بے شک یہ ہیں تو قدرتی آفات مگر کیا اپنے آپ آجاتی ہیں یا یہ کسی کے دست قدرت میں سب کچھ ہے یہ سب اس قادر وقیّوم کے حکم سے آتی ہیں جس کا فرمان عالیشان ہے:

له ملک السموات والارض.

اوست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند = عالمے رادر دمے ویراں کند

یعنی وہ ایسا احکم الحاکمین ہے کہ سارے جہان کوایک آن کی آن میں تباہ و ویران کرسکتا ہے۔

نیز حدیث پاک میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے عذاب الہی سے ڈرایا تو ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا نے عرض کیا: انھلک و فینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث. (صحیح بخاری ص ۵۰۸، جلد ۱)

یارسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کیا ہم ہلاک ہوں گے حالانکہ مسلمانوں میں نیک لوگ بھی ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں مسلمان ہلاک ہوں گے جب ان میں خباثت (برائی) بڑھ جائے گی۔

اس سے ثابت ہوا کہ لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب آتے ہیں

اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا: واذا اردنا ان نھلک قریة امرنا متر فیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنا ھا تدمیراً. (قران مجید، سورۃ اسراء)

یعنی جب ہم کسی شہر کسی بستی کو تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے

اہل ثروت کو احکام بھیجتے ہیں تو جب وہ ہمارے احکام کی نافرمانیاں کرتے ہیں پھر ان پر عذاب حق ہو جاتا ہے پھر ہم اس شہر اس بستی کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں۔

تفسیر ضیاء القرآن میں یوں ترجمہ کیا ہے: یعنی ہم اس علاقہ کی حکومت سرکش اہل ثروت کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ دولت و اقتدار کے باعث فسق و فجور کا بازار گرم کر دیتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

ہر ذی شعور غور کر سکتا ہے کہ نوجوان لڑکیوں کو نیکریں پہنا کر رانیں ننگی کر کے دوڑ لگوانا یہ اللہ تعالے اور اس کے سچے رسول صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری ہے یا نافرمانی ہے؟ پڑھ کر دیکھیں ''عورت کا مقام'' اللہ تعالے ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

﴿نوٹ﴾ پہلی امتوں پر عذاب آتے تھے۔ لیکن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر عذاب مستاصل نہیں آئے گا جس سے پوری قوم تباہ اور ملیامیٹ کر دی جاتی۔

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم. (قران مجید)

اے حبیب تیرا وجود باجود جس کو ہم نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے ان میں

جلوہ گر ہوتو اللہ تعالے عذاب (مستاصل) نہیں بھیجے گا۔

ہاں اس امت پر عتاب آتا ہے۔عذاب وعتاب میں فرق سمجھیں عذاب جیسے کوئی اپنے دشمن کو مارتا ہے اور عتاب جسے باپ یا استاد بچے کو مارتے ہیں تا کہ وہ بچہ سنبھل جائے اور غلط راستے نہ چل پڑے۔ یوں ہی نافرمان قوموں پر عذاب آتے تھے ان کو تباہ کر دیا جا تا تھا لیکن اس اُمت پر عذاب نہیں عتاب آتے ہیں۔ سرزنش کی جاتی ہے۔اے بندو جاگو ہوش کرو کہیں اپنی قبر اور آخرت کو خراب نہ کر بیٹھو، یہ عتاب ہی تھا جو کہ ۱۹۳۵ء میں کوئٹہ میں آیا پھر آزاد پتن، پھر سونامی اور اب پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں آیا۔

فرمان الٰہی

ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة فى الذين آمنوا لهم عذاب اليم فى الدنيا و الاخرة. (قرآن مجید، سورۃ نور)

یعنی بیشک وہ لوگ جو چاہتے کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ایسے لوگوں کیلئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دردناک عذاب ہے۔

لمحہ فکریہ

ہر مسلمان کی خدمت میں اپیل ہے کہ وہ نفسانی خواہشات سے الگ ہوکر گریبان میں منہ ڈال کر سوچے کہ یہ ٹیلی ویژن، وی سی آر وغیرہ سے بے حیائی بڑھتی ہے یا نہیں۔

باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا کہ علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی تو علامہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا سر آپ سوچ کر بتائیں کہ آپ اور آپ کی صاحبزادی صاحبہ اکٹھے بیٹھ کر ٹی وی کے شو دیکھ سکتے ہیں؟ یہ سن کر وزیر اعظم صاحب سوچ میں پڑ گئے اور آخر کار بولے کہ نہیں دیکھ سکتے تو علامہ شاہ احمد نورانی نے پوچھا پھر ایسے بے حیائی کے پروگراموں کو کیوں بند نہیں کیا جاتا؟ وزیر اعظم سے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

اس سے پتہ چلا کہ سب کو معلوم ہے کہ یہ ٹی وی وغیرہ بے حیائی کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے اور بے حیائی پھیلانے سے دنیا میں بھی عذاب ہے

جو ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہے۔ ان الذین

یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی

ایک تجزیہ

جہان تین ہیں۔

ا:۔ عالم دنیا یعنی دنیا کا جہان

۲:۔ عالم برزخ یعنی قبر کا جہان

۳:۔ عالم عقبیٰ یعنی آخرت کا جہان

اور اس ٹی وی، وی سی آر وغیرہ کا وبال اور نحوست تینوں جہانوں میں پھیلی ہوئی ہے۔

دنیا میں ٹی وی وغیرہ کا وبال

سابق رکن قومی اسمبلی اور انسانی حقوق کونسل پاکستان کے سابق صدر ممتاز تارڑ صاحب نے راولپنڈی کے پریس کلب میں ۱۹۹۵ء کے دوران پاکستان میں خواتین کے حقوق کی پامالی کی رپورٹ پیش کی اور انکشاف کیا کہ صرف ایک سال کے دوران بارہ ہزار خواتین جبری آبروریزی کا نشانہ بنیں۔ تھانوں میں بتیس خواتین کی بے حرمتی کی گئی تشدد سے پانچ ہلاک ہوئیں۔ زیادتی کا شکار بننے والی زیادہ خواتین کا تعلق

غریب گھرانوں سے ہے۔ ہمارے ہاں اخلاقی اقدار کی پامالی، ٹی وی اور ڈش کے پروگراموں اور پھر بلیو فلموں کی بھرمار کے باعث ہے۔ نئی نسل جب ایسی اخلاق سوز اور فحش فلمیں دیکھتی ہے تو پھر اپنے ذہنی انتشار سے مجبور ہو کر وہ کسی گھناؤنی حرکت میں ملوث ہو جاتی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت)

نیز روزنامہ نوائے وقت میں فرید پراچہ صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے پراچہ صاحب لکھتے ہیں ڈش انٹینا نے گویا دنیا بھر کی غلاظت (گندگی) کو لا کر گھروں میں پھینک دیا ہے وی سی آر اور گلی گلی ویڈیو شاپس کے ذریعہ پھیلنے والا زہر اس کے علاوہ ہے۔

نیز پراچہ صاحب لکھتے ہیں۔ ٹی وی سے ہر وقت موسیقی کے پروگراموں کی بھرمار نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط مجالس غرضیکہ اب ٹی وی تفریح نہیں بلکہ عذاب بن چکا ہے۔ ٹی وی کے پروگراموں سے موسیقی پاپ میوزک، ناچ رنگ کی مجالس اور رقص و سرود کے ذریعہ معاشرہ پر پڑنے والے اثرات تو واضح ہیں۔ مسلم معاشرہ کے بارے میں یہ ایک پرانی سازش ہے جو علامہ اقبال نے اپنی نظم ابلیس کی مجلس شوریٰ

میں واضح کی ہے۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روح محمد کو اس کے بدن سے نکال دو

(نوائے وقت ۹ جون ۱۹۹۶ء)

یہ ہیں اس جہان دنیا میں تباہ کاریاں ان حیاء سوز آلات، ٹی وی وغیرہ کی جن کو کسی ملاں مولوی نے نہیں بلکہ ذمہ دار اور قومی لیڈروں نے واضح کیا ہے۔

عالم برزخ (قبر) میں وبال

واقعہ : ۱

میرے بڑے بھائی کی پوتی مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۴ء کو فوت ہوئی جس کو فیصل آباد کے بڑے قبرستان میں دفن کیا گیا وہ فوت ہونے کے ۱۲ دن بعد ۹ جنوری ۱۹۹۵ء خواب میں اپنی نانی صاحبہ کو ملی اور بتایا کہ امی جی مجھے یہاں آب کوثر کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا ہے نیز بتایا کہ مجھے یہاں قبر میں آکر پتہ چلا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنے والوں کا بہت برا حال ہے (الامان الحفیظ) اور یہ خواب مرحومہ کی نانی صاحبہ نے ۱۶ جنوری

۱۹۹۵ء کو میرے سامنے بیان کیا۔

عبرت ناک واقعہ

واقعہ : ۲

مجھے میرے عزیز شیخ میر آصف نے ایک کتاب پڑھنے کو دی اس میں ایک عبرتناک واقعہ درج تھا جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

دو دوست تھے ایک جدہ میں رہتا تھا دوسرا ریاض میں اور دونوں میں گہری دوستی تھی دونوں ہی دیندار اور پرہیزگار تھے، ریاض والے دوست کے گھر والوں نے بہت ضد کی کہ وہ گھر میں ٹی وی لے آئے اپنی بیوی اور بچوں کے اصرار پر اس نے اپنے گھر والوں کیلئے ٹی وی خرید لیا۔ کچھ دنوں بعد اس ریاض والے دوست کا انتقال ہو گیا اور جدہ والے دوست نے اس کو خواب میں تین مرتبہ دیکھا اور ہر بار اس کو عذاب کی حالت میں پایا اور اس نے تینوں بار اس جدہ والے دوست سے کہا خدا کیلئے میرے گھر والوں سے کہو کہ وہ ٹی وی گھر سے نکال دیں جب سے ان لوگوں نے مجھے دفن کیا ہے مجھ پر ٹی وی کی وجہ سے عذاب مسلط ہے کیونکہ خرید کر میں نے دیا تھا۔ وہ لوگ اس بے حیائی سے مزے لے رہے ہیں اور میں عذاب

میں گرفتار ہوں۔ جدہ والا دوست ہوائی جہاز کے ذریعہ ریاض پہنچا اور اس کے گھر والوں کو خواب سنایا اور یہ بھی بتایا کہ میں نے تینوں بار ایسا دیکھا ہے۔ گھر والے رونے لگے پھر اس کا بڑا بیٹا اٹھا اور غصہ میں ٹی وی کو اٹھا کر پٹخ دیا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے پھر اٹھا کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا۔ جدہ والا دوست جب جدہ پہنچا تو اس نے پھر خواب میں اپنے ریاض والے دوست کو دیکھا اس بار وہ اچھی حالت میں تھا اس کے چہرے پر رونق تھی اس نے اپنے ہمدرد دوست کو دعا دی کہ اللہ تعالے تجھے بھی مصیبتوں سے نجات دے جس طرح تو نے میری پریشانی دور کرائی ہے (ٹی وی کی تباہ کاریاں صفحہ ۷)

دونوں واقعات سے ہم مسلمان اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس ٹی وی کی قبر میں کیسی نحوست ہے اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے۔

عالم آخرت میں ٹی وی کا وبال

حدیث : ۱

من استمع الی قینة صب فی اذنیه الآنک یوم القیامة.

(جامع صغیر)

یعنی جس نے گانے والیوں کا گانا سنا قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ (سکہ) پگھلا کر ڈالا جائے گا۔

حدیث : ۲

عن جابر رضی الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ الغناء ینبت النفاق کما ینبت المآء الزرع.

(مشکوٰۃ شریف، ص ۴۱۱)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانا سننا دل میں نفاق کو یوں بڑھاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے۔

اور جب دل میں نفاق بڑھے گا قبر اور آخرت اوجھل ہوتے جائینگے۔ جیسے آج ہماری حالت ہے نہ مرنا یاد ہے نہ قبر یاد ہے، نہ حشر، نہ حساب یاد ہے، نہ پلصراط یاد ہے۔ بس دنیا ہی دنیا رہ گئی ہے۔

نیز یہ نفاق کا ہی کرشمہ ہے کہ اُدھر زلزلہ سے لاکھوں مر رہے ہیں، بستیوں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹ رہی ہیں اِدھر لاہور میں عورتیں رقص و سرور، ناچ گانے کی محفلیں سجائے بیٹھی ہیں، جن کی محافل میں بڑی بڑی شخصیات شریک ہیں۔ (اخباری رپوٹ)

تنبیہ

ایسی ہی بڑی شخصیات اور بگڑے ہوئے لوگوں کی وجہ سے اللہ تعالے کا قہر وغضب نازل ہوا کرتا ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ رب تعالے کا قرآن فرمارہا ہے۔:**واذا اردنا ان نهلک قریة امرنا مترفیها ففسقوا فیها فحق علیها القول فدمرناها تدمیراً.**

پھر یہ کہ جیسے یہ ٹی وی وغیرہ اللہ تعالے کو ناپسند ہے کہ اس کی وجہ سے قبر میں عذاب ہے اس طرح یہ اللہ تعالے کے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ناپسند ہے۔ ناپسند ہی نہیں بلکہ اس کو عالم رؤیا میں اپنا دشمن قرار دیا ہے مندرجہ ذیل واقعہ پڑھ لیں۔

حیدرآباد کی ایک خاتون کا بیان ہے کہ میری پھوپھی صاحبہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ ٹی وی اور وی سی آر کے سخت مخالف ہیں تو پھوپھی صاحبہ کے دل میں خیال آیا کہ پیر صاحب کی ناپسندیدہ چیز گھر میں نہیں رہنی چاہیے لہذا میری پھوپھی صاحبہ نے ٹی وی کے سب تار وغیرہ کاٹ دئے اور یہ سوچتے ہوئے کہ جب یہ گناہ ہے تو اسے بیچنا بھی گناہ سے خالی نہیں ہوسکتا یہ سوچ کر اس ٹی وی کو سٹور

روم میں پھینک دیا اتفاقاً وہ جمعہ کا دن تھا پھوپھی صاحبہ جب کتاب "مدینہ کی ڈھول" کا مطالعہ کرتے کرتے لیٹ گئیں اور آنکھ لگ گئی تو قسمت جاگ اُٹھی اور مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور خوش ہو کر فرمایا: آج میں بہت خوش ہوں کہ تو نے میرے بہت بڑے دشمن ٹیلی ویژن کو گھر سے نکال دیا ہے۔ اس لئے میں تیرے گھر آیا ہوں سنو میرے غلام محمد الیاس قادری کو میرا اسلام کہنا۔ (فیضان سنت، ص ۴۵)

اے میرے عزیز! اے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرنے والے ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کیا یہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالے کے سچے رسول اور پیارے حبیب صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم اپنا دشمن فرمائیں تو اس کو گھر میں رکھے اور بہانے بنائے کہ بچے نہیں مانتے وغیرہ وغیرہ۔ میرے عزیز یہ عشق رسول نہیں بلکہ یہ عشق نفس ہے ہوش کر یہ نفس وشیطان تجھے دوزخ میں پھینکنا چاہتے ہیں۔

تا باندازند اندر چاہ ترا (العیاذ باللہ العظیم)

الحاصل ٹیلی ویژن ایسی چیز ہے کہ اس کا وبال تینوں جہانوں پر حاوی ہے پھر باوجود اس کے کہ لیڈران کرام نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ اس

کے ذریعے دنیا بھر کی غلاظت (گندگی) گھروں میں پہنچ رہی ہے سب اس کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں نیچے سے اوپر تک چھوٹے سے بڑے تک سب کے گھروں کی زینت بنا ہوا ہے۔ (الا ماشاء اللہ)

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

تأسف

افسوس صد افسوس، زلزلہ کا سلسلہ شروع ہوئے مہینہ ہو گیا ہے کیونکہ آٹھ اکتوبر کو زلزلہ آیا اور آج آٹھ نومبر ہے کسی حکمران کسی ذمہ دار کہ جن کے ہاتھ میں پاکستان کی باگ ڈور ہے کسی کی زبان یا نوک قلم پر نہیں آیا کہ یہ قہر الٰہی ہے قوم اپنے گناہوں اپنی کوتاہیوں سے اللہ تعالے کے دربار توبہ استغفار کرے، اپنے گناہوں کی معافی مانگے بس ایک ہی ڈگر پر چل رہے ہیں کہ یہ قدرتی آفات ہیں ان کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ کیا ان کے سامنے حضرت نوح علیہ السلام کا کردار نہیں کہ جب قوم پر سختی آتی تو فرماتے: فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً. یرسل السمآء علیکم مدراراً و یمددکم باموال وبنین و یجعل

لکم جنّات و یجعل لکم انہاراً. (قرآن مجید۔سورۃ نوح)

یعنی جب بھی اللہ تعالے کی طرف سے کوئی سختی آتی تو حضرت نوح علیہ السلام فرماتے اے میری قوم اپنے رب تعالے سے اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی مانگو تو اللہ تعالے تم پر رحمت کی بارش نازل کردے گا اور تمہیں مال اولاد میں مدد دے گا اور تمھارے لئے باغات اور نہریں جاری کردے گا۔

پھر یہ کہ اللہ تعالے نے ایلہ والوں کا عبرت ناک واقعہ بھی قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے پڑھیں اور آنکھیں کھولیں۔

خلیج عقبہ کے کنارے ایک شہر آباد تھا جس کا نام ایلہ تھا۔ بنی اسرائیل کیلئے حکم تھا کہ چونکہ تمہارے لئے ہفتہ کا دن محترم ہے لہذا ہفتہ کے روز مچھلی کا شکار منع کر دیا گیا ہے۔ ہفتہ کے دن کوئی مچھلی کا شکار نہ کرے۔ اس حکم الہی کے نازل ہونے کے بعد کچھ دن تو ان لوگوں نے صبر کیا لیکن ان کے امتحان و آزمائش کیلئے ہفتہ کے دن مچھلیاں کنارے کے قریب آجاتیں آخر کار وہ صبر نہ کر سکے انہوں نے حیلہ بہانہ کر کے مچھلیاں پکڑنا شروع کر دیں جب ان کو تنبیہ کی گئی تو انہوں نے یہ حیلہ کیا

کہ جب ہفتہ کے دن مچھلیاں کنارے کے قریب آجاتیں تو وہ پیچھے بند بنادیتے اور اتوار کے دن مچھلیاں پکڑ لیتے۔

اذ یعدون فی السبت اذتاتیھم صیتانھم یوم سبتھم شرعا و یوم لا یسبتون لا تا تیھم. (قرآن مجید)

اور جب ان کو اس حیلہ سازی سے منع کیا گیا تو ان کے تین گروہ ہو گئے ایک گروہ جو حیلہ کر کے مچھلیاں پکڑتے تھے دوسرا گروہ جو ان کو اس نافرمانی سے روکتا تھا تیسرا گروہ وہ جو ان روکنے والوں سے کہتے کہ تم ایسی قوم کو کیوں نصیحتیں کرتے ہو جن کو اللہ تعالے ہلاک اور تباہ کرنے والا ہے

لم تعظون قوماً اللہ مھلکھم او معذبھم عذاباشدیدا.

(قرآن مجید)

وہ منع کرنے والوں کو جواب میں کہتے۔

قالوا معذرۃ الی ربکم و لعلھم یتقون .

یعنی ہم اس لئے ان کو روکتے اور ان کو منع کرتے ہیں تا کہ ہم رب تعالے کے دربار معذرت پیش کر سکیں کہ یا اللہ ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا تھا دوم یہ کہ ہو سکتا کہ ان میں سے کوئی راہ راست پر آجائے لیکن جب نصیحت

کرنے والوں کی نصیحت کو ان جرم کرنے والوں نے قبول نہ کیا تو اللہ تعالے کے عذاب نے ان کو پکڑ لیا کیونکہ وہ حکم عدولی کرتے تھے

واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئس بما کانوا یفسقون.

(قرآن مجید۔سورہ اعراف)

یعنی جب نصیحت کرنے والوں کی نصیحت کو نافرمانوں نے قبول نہ کیا تو انہوں نے درمیان میں دیوار کر لی اس دیوار کی ایک طرف منع کرنے والوں نے رہائش اختیار کر لی اور دوسری طرف ان نافرمانیاں کرنے والوں نے آخرکار اللہ تعالے کا عذاب نازل ہوا۔

فلما عتوا عما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین .

یعنی جب انہوں نے حکم عدولی پر کمر باندھ لی تو ہم نے فرمایا کہ:

کونوا قردۃ خاسئین. اے نافرمانو! تم ذلیل بندر بن جاؤ

اور جب صبح ہوئی اور ان نیک لوگوں نے دیوار پر چڑھ کر دیکھا تو سارے کے سارے بندر بنے ہوئے تھے آخرکار وہ اسی حالت میں مر گئے۔

مسلمان بھائی غور کر کیا ان کا صرف مچھلیاں پکڑنا بہت بڑا جرم تھا یا اس دور کی شراب نوشیاں، فحاشیاں، عیاشیاں بڑا جرم ہے۔(فاعتبروا یا اولی الالباب)

واقعہ

آج سے چند سال پہلے جب سیلاب آیا تھا اور بہت زیادہ نقصان ہوا تھا ان دنوں اخبار میں ایک واقعہ شائع ہوا تھا کہ سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے دور حکومت میں ایک مرتبہ دریائے راوی میں سیلاب آیا جس سے نقصان ہوا تو کچھ لوگ عالمگیر کے ہاں حاضر ہوئے اور عرض کیا بادشاہ سلامت اس سیلاب کا کوئی بندوبست ہونا چاہیے۔ عالمگیر نے فرمایا انشاء اللہ بندوبست کر دیا جائے گا دوسرے سال جب بارشوں کا موسم آیا تو ان لوگوں نے دیکھا کہ کوئی بند وغیرہ نہیں بنا تو وہ لوگ سلطان عالمگیر کے ہاں حاضر ہو گئے اور پوچھا جناب سیلاب کی روک تھام کا کوئی بندوبست نہیں ہوا سلطان عالمگیر نے فرمایا بندوبست ہو گیا ہے لوگوں نے پوچھا جناب ہمیں تو کوئی بند وغیرہ نظر نہیں آتا عالمگیر نے فرمایا میں نے حکام کو گورنر وغیرہ کو حکم دے دیا ہے کہ تم اپنی رہائش گاہیں دریائے راوی کے کنارے بنا لو۔ لہذا ان کی رہائش گاہیں بن گئیں ہیں اور وہ ان کی رہائش گاہوں میں رہائش پزیر ہو گئے ہیں اب وہ سیلاب کے خوف سے نہ اللہ تعالے کی نافرمانیاں کریں گے نہ سیلاب آئے گا چنانچہ جب تک

عالمگیر کی حکومت رہی سیلاب نہ آیا مگر غفلت شعار لوگ جن کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ یعلمون ظاهراً من الحیاة الدنیا وهم عن الآخرة هم غافلون. (قرآن مجید)

یعنی یہ ایسے لوگ ہیں کہ یہ صرف دنیا ہی کو جانتے ہیں یہ لوگ آخرت سے بالکل بے خبر ہیں یہ لوگ ٹس سے مس نہیں ہورہے کہ یہ عذاب کس کے حکم سے آرہے ہیں۔

میرے مسلمان بھائیو! آؤ ہم جاگیں ہوش کریں یہ تو اللہ تعالے کی طرف سے ہماری بداعمالیوں، شراب نوشیوں، بدمعاشیوں، کی سزا ہے جیسا کہ شروع میں اخبار ایکپریس کے حوالے سے تنبیہ لکھی گئی ہے اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے ہم سوچیں سمجھیں کہ یہ تو دنیا میں عذاب ہے۔ ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا و الاخرة. تو آخرت میں کیا بنے گا۔

اے میرے مسلمان بھائی اے میرے آقا کے امتی اللہ تعالے ہمارے حال پر رحم فرمائے یہ آفات و بلیات صرف توبہ واستغفار اور ایمان درست کرنے سے ہی ٹلتی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کی

امت کا ذکر موجود ہے۔ **فلولا کانت قریة آمنت فنفعها ایمانها الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم عذاب الخذی فی الحیاة الدنیا و متعنا هم الی حین.** (قرآن مجید، سورہ یونس)

یعنی کسی قوم پر جب ہماری طرف سے عذاب آیا وہ بچ نہ سکی مگر صرف یونس نبی کی قوم، انہوں نے عذاب کی علامات دیکھیں تو وہ فوراً ایمان لا کر توبہ واستغفار میں مشغول ہو گئے (رو، رو کر معافی مانگنے لگے) تو ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ہم نے ان کو ایک مدت تک لطف اندوز ہونے دیا۔

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اللہ تعالے کے عذاب اور اس کے قہر وغضب سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ قوم توبہ واستغفار کرے رو، رو کر گڑ گڑا کر برے اور شیطانی کاموں سے دور رہنے کا عہد کرے

نیز حدیث پاک میں ہے کہ جب اللہ تعالے کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے اور پھر اللہ تعالے مسجدوں کو آباد کرنے والوں کو اور آپس میں اللہ تعالے کیلئے دوستی کرنے والوں کو، نماز پڑھنے والوں توبہ واستغفار کرنے والوں کو، آہ وزاری کرنے والوں کو دیکھتا ہے تو وہ بھیجا ہوا عذاب واپس بلا

لیتا ہے۔ و انی لاھم باھل الارض عذابا فاذا نظرت الی

عمار بیوتی و التحابین فیّ والمستغفرین بالاسحار

صرفت عذابی عنھم(رواہ البیقی عن انس بن مالک)

لیکن آج تو پاکستانی معاشرے میں پانچ فیصد بھی نمازی نہیں رہے تو سرکاری فرمان جو پیچھے مذکور ہوا کہ ہاں جب خباثت (برائی) بڑھ جائیگی تو مسلمان تباہ ہوں گے اور تباہیاں آئینگی۔

اللہ تعالے ہم سب کو پکا نمازی بنائے مسجدیں آباد کرنے کی توفیق عطا کرے۔

میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم صرف سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ کے اس ارشاد مبارک کو اپنالیں۔ علیکم بلزوم

المساجد و کثرۃ الصلاۃ علے النبی ﷺ.

یعنی اے مسلمانو! تم اپنی مسجدوں کو لازم پکڑو (نمازیں پابندی سے مسجد میں پڑھو) اور اللہ تعالے کے حبیب ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھو۔

اگر پاکستانی معاشرہ مذکورہ بالا فرمان پر عمل کرلے تو انشاء اللہ کوئی عذاب نہیں آئے گا۔ ورنہ اس دنیا میں بھی پریشانیاں اور مصیبتیں پریشان

رکھیں گی اور جب غافل اور نہ ماننے والا انسان قبر میں جائیگا تو وہاں رو، رو کر عرض کرے گا۔

قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت.

(قرآن مجید)

یا اللہ میں بھول گیا میں غلطی کر بیٹھا یا اللہ تو مجھے ایک بار دنیا میں بھیج میں کوئی غلط کام نہیں کروں گا میں کوئی گناہ کوئی برائی نہ کروں گا اس پر فرمان جاری ہوگا۔ کـــلا یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے۔و من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون.

اور اے نافرمان بندے تیرے لئے قیامت کے دن تک عالم برزخ ہے (یہاں اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ)

دعاء

اے ہمارے رب کریم ہم خواب خرگوش سوئے ہوئے ہیں ہمیں بیدار کر ہم ہوش کریں ہم سوچیں سمجھیں کہ تو نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہے اور ہمیں دنیا میں کیا کر کے جانا چاہیے اور کیا کر کے جا رہے ہیں۔

تیرا پاک قرآن تو اعلان فرما رہا ہے۔وما خلقت الجن والانس الا

لیعبدون . یعنی ہم نے جن وانسان کوصرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

مگر ہم نے تو نظریہ بنالیا ہے کہ ہم تو دنیا میں عیش کرنے آئے ہیں۔

خوردن برائے زیستن وذکر کردن است = تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

نیز اللہ تعالے کا قرآن تو ہمیں جھنجھوڑ کر بیدار کر رہا ہے: افحسبتم انما خلقنا کم عبثا و انکم الینا لا ترجعون (قرآن مجید سورہ مؤمنون)

یعنی اے بندو کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے۔ کہ تم ہمارے دربار پیش نہیں کئے جاؤ گے ایسا نہیں ہے بلکہ تمہیں ہر حال اپنے دربار میں پیش کیا جائیگا۔ اور تم سے ایک ایک بات کا حساب لیا جائیگا۔

اللہ تعالے ہمیں ہوش عطا کرے۔

المیہ

آج کا ماڈرن مسلمان کہتا ہے یہ ملاں مولوی ہماری ترقی میں رکاوٹ بن رہا ہے لہذا اس کو ختم کر دو لیکن میرے عزیز جب تو قبر میں جائے گا پھر تجھے پتہ چلے گا کہ یہ ملاں مولوی تیرا خیر خواہ تھا یا بد خواہ، کیونکہ قبر میں پہنچ کر سب اندھیرے چھٹ جائیں گے سب کچھ نظر آجائے گا۔

فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید.

(قرآن شریف)

اے غافل اے نافرمان بندے آج تیری آنکھوں سے پردے ہٹا دئے گئے ہیں آج تیری نظر بڑی تیز ہے۔

تو اے میرے عزیز! کیا ہی اچھا ہو کہ قبر میں پہنچنے سے پہلے ہی سوچ لیا جائے کہ یہ ملاں مولوی تیری بھلائی تیری بہتری کی باتیں کرتا ہے یا کچھ اور؟ نیز یہ تیرا خیر خواہ ہے یا تیرا دشمن ہے؟ یہ ملاں مولوی تو چاہتا ہے کہ تیری قبر جنت کا باغ بنے، کہیں دوزخ کا گڑھا نہ بن جائے۔

یا اللہ ہمیں نظر بصیرت عطا کر تا کہ ہم اپنے بیگانے میں تمیز کر سکیں۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

سوال

ایک میرے عزیز نے سوال کیا کہ اتنے مضبوط شاندار دلائل جو کہ قرآن و حدیث سے بیان کئے گئے ہیں ان کا معاشرے پر کیوں اثر نہیں ہوتا کیوں خالق و مالک کے دربار سجدہ ریز نہیں ہوتے اور کیوں توبہ نہیں کرتے؟

جواب

حدیث پاک میں ہے جو اوپر مذکور ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گانا سننا یہ نفاق کو یوں بڑھاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو بڑھاتا ہے اور ظاہر ہے کہ معاشرہ ٹی وی وغیرہ سے گانے سننے کا رسیا ہو چکا ہے تو جیسے جیسے نفاق بڑھتا جائیگا قبر و آخرت آنکھوں سے اوجھل ہوتی جائینگی اور دنیا کی محبت بڑھتی رہے گی۔

نیز اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا: کلا بل ران علے قلوبھم ما کانوا یکسبون. ہاں ہاں ان کے دلوں پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے زنگار چڑھ چکا ہے۔ اور ظاہر ہے جب دلوں پر زنگار چڑھ جائے تو ہدایت کی چیز اثر نہیں کرے گی۔

آج ہی روزنامہ پاکستان میں کسی خیر خواہ نے لکھا کہ زلزلہ کے حادثے کو بھی کچھ دیر بعد لوگ فراموش کر دیں گے۔ (روزنامہ پاکستان 05-10-13)

نیز یہ بھی فرمان ہے کہ مؤمن کو جب کوئی تکلیف آتی ہے تو وہ چونکتا ہے توبہ کرتا ہے۔ لیکن جب منافق پر کوئی آفت آتی ہے اور وہ چلی جاتی ہے تو وہ پھر اسی طرح کا ہو جاتا ہے جیسے پہلے تھا، جیسے کہ اونٹ کا گھٹنا اس کا مالک باندھ

دیتا ہے پھر جب کھول دیتا ہے تو وہ فوراً اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اسے نہیں معلوم کہ مالک نے کیوں گھٹنا باندھا تھا اور کیوں کھولا ہے۔

یوں ہی منافق لوگ کہیں گے یہ ناگہانی آفات ہیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں اس میں بندوں کی نیکی بدی کا کیا دخل۔ لا حول ولا قوة الا باللہ

یا اللہ تو بڑا مہربان ہے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کر کہ ہم سوچیں سمجھیں کہ تو نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہے ہمیں کیا کرنا چاہیے اور ہم کیا کر رہے ہیں

آخر میں چند اشعار علامہ اقبال کے درج کیے جا رہے ہیں شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات۔

اے قوم تیرا حال میں کیا دیکھ رہا ہوں
جو کل تھا آج کچھ اس سے برا دیکھ رہا ہوں
ملت کے جوان نغموں کی سر تال میں گم ہیں
محبوب کی رفتار و خدو خال میں گم ہیں
فیشن کے زن و مرد پرستار ہیں دونوں
شیطان کے پنجے میں گرفتار ہیں دونوں
اپوا کی نمائش ہے کہیں تو ہیں کہیں میلے
لے ڈوبیں گے اک روز تمہیں یہ جھمیلے

یہ وہی جھمیلے ہیں جنہوں نے پاکستان کو ڈبو دیا ہے ایک ہی جھٹکے میں کچھ کا کچھ ہو گیا ہے۔ (الامان الحفیظ)

اے ہمارے رحیم وکریم مولی ہمیں معاف کر دے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا کی عیاشیوں، فحاشیوں شراب نوشیوں میں مگن ہو کر اپنی قبروں کو دوزخ کا گڑھا بنا بیٹھیں تیرے پیارے حبیب اور امت کے والی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہمیں بیدار کر رہا ہے۔

فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے بندے تیری قبر تجھے روزانہ یاد کرتی ہے کہتی ہے اے بندے میں وحشت کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میرے اندر کیڑے مکوڑے (سانپ، بچھو) بھی ہیں۔ انا بیت الغربۃ وانا بیت الوحدۃ وانا بیت التراب وانا بیت الدود. اور جب کوئی مؤمن نیکوکار دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے مرحبا مرحبا اھلاً وسھلاً اے بندے جب تو میرے اوپر چلتا تھا تو تو مجھے بہت ہی پیارا لگتا تھا اور اب جب تو میرے اندر آ گیا ہے تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں پھر اس مؤمن نیکوکار کی قبر منتہائے نظر تک کھل جاتی ہے اور پھر اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

لیکن جب کوئی بدکردار فاسق وفاجر یا کوئی کافر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے اے بدبخت تیرے لئے کوئی مرحبا نہیں کوئی اھلاً وسہلاً نہیں ہے اب تو سن لے کہ تو میرے اوپر چلتا تھا تو تو مجھے بڑا ہی مبغوض (برا) لگتا تھا اور آج جب تو میرے اندر دفن کر دیا گیا ہے تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کیا برتاؤ کرتی ہوں۔

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پھر اسے قبر دباتی ہے حتی کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں گھس جاتی ہیں، اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے پھر اس پر زہریلے سانپ مسلط کر دئے جاتے ہیں ایسے زہریلے کہ اگر وہ پھنکار ماریں تو زمین کی روئید گی ختم ہو جائے وہ قیامت تک ڈستے رہیں گے۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النيران. (ترمذی شریف، مشکواۃ ص ۴۵۷)

یعنی بے شک قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

یا اللہ! ہمیں ایسے نیک کاموں کی توفیق عطا کر جن سے ہماری قبریں جنت کا باغ ہی بنیں۔ آمین بجاه سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم

ناصحانہ اشعار

عزیزو دوستو یارو یہ دنیا دار فانی ہے
دل اپنا مت لگاؤ تم لحد میں جا بنانی ہے

تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذات دنیا میں
ہوئی اندھی عقل تیری، یہ تیری کیسی جوانی ہے

گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ
کہاں ہیں باپ دادا سب کہ تو جن کی نشانی ہے

نہ کر بل اپنی دولت پر نہ طاقت پر نہ حشمت پر
کہ اس دنیا کی ہر اک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے

تو کر نیکی نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم
کہ آخر میں تیری ہر نیکی تیرے ہی کام آنی ہے

تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نور و تقوی بن
کہ تقوی میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے

نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو
نبی ﷺ کے در کا خادم بن مراد اچھی جو پانی ہے

شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا
بری حالت ہو ظالم کی جو چور اور مرد زانی ہے

دعا گو و دعا جو: ابو سعید غفرلہ' 8 نومبر 2005ء

اعلان

مندرجہ ذیل کتب:

حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظر بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذاب الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com